اللہ کی طرف سے راہِ ہدایت پر ہیں۔ اگر تم پھر اصل قبلے کی طرف رجوع کرلو تو اللہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کرنے والا نہیں۔ اللہ، یقیناً انسانوں سے ان کی ذات کی نشو ونما میں حائل اسباب وعناصر کو ہٹانے والا اور اس ساز وسامان کو بہم پہنچانے والا ہے جس سے نشو ونما ہوتی جائے۔(143)

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ
مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٤﴾

ہم تیرے اضطراب کو دیکھ رہے تھے جب تو اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتا تھا۔ لہٰذا، ہم اُس قبلے پر جس پر تو راضی ہے، تمہارا غلبہ واقتدار قائم کردیں گے (بنی اسرائیل 60:17، الفتح 27:48)۔ سو، تو اپنی پوری ذات اور پوری توجّہات کو مسجد الحرام پر مرکوز رکھ اور تم سب مصافِ زندگی میں جہاں کہیں بھی ہو، اپنی توجّہات کا رخ اسی کی طرف رکھو اور جنہیں کتاب دی گئی ہے اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے ربّ کی طرف سے یہ حکم برحق ہے۔ یہ لوگ جو کچھ کررہے ہیں، اللہ اس سے بے خبر نہیں۔(144)

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا
قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ
قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا وقف لازم
جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٥﴾

اگر تو ان اہلِ کتاب کو سارے دلائل و براہین بھی پیش کردے تو یہ، تیرے قبلے (ال عمران 96:3) کی طرف رخ نہیں کریں گے اور نہ تو ہی ان کے قبلے کی پیروی کرے گا اور نہ ہی یہ ایک دوسرے کے قبلے کی اتباع کرنے والے ہیں۔ اگر تو، اپنے پاس علمِ وحی

آجانے کے بعد، ان کی پست خواہشات کے پیچھے لگے گا، تُو اس صورت میں، تو بھی اللہ کے حکم سے تجاوز کرنے والوں میں سے ہوجائے گا۔ (145)

وقف منزل

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ
اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، اسے اسی طرح جانتے پہچانتے ہیں جس طرح یہ اپنے معزّز افراد کو پہچانتے ہیں اور ان میں سے ایک گروہ حق کو سامنے نہیں آنے دیتا حال آں کہ وہ اس کا علم رکھتا ہے۔ (146)

ع 17 6 1

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع

یہ وحی، الحق تیرے نشوونما دینے والے کی طرف سے دیا گیا ہے لہٰذا، تو ہرگز ان سے بحث وجدل میں نہ پڑنا۔ (147)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا
تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾

سب انسانوں کے لیے ایک منزل، ایک سمت ہے (آل عمران 96:3) جس کی طرف ان کی پوری ذات کا رخ ہوتا ہے۔ لہٰذا، تم شرف و برتری اور فضیلت و کرم کے حصول کی خاطر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی سعی کیا کرو۔ تم تگ و تازِ زندگی میں جہاں کہیں بھی ہوتے ہو، اللہ تمہیں اکٹھا کر لیتا ہے۔ اللہ کی ازلی ابدی قدرت ہر معاملے کو محیط ہے۔ (148)

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تو مصافِ زندگی میں جہاں کہیں بھی ہو، اپنی شخصیت کی کامل توجّہات کو اسی مرکز، مسجد الحرام پر مرکوز رکھ۔ یہ تیرے ربّ کی طرف سے مبنی بر حقیقت ہدایت ہے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے

ہواللہ ان سے غافل نہیں ہے۔(149)

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا
يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۤ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۤ ۚ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۚ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۙ۝١٥٠

بارِ دیگر سن لو! تگ و تازِ حیات میں تُو کسی مقام سے بھی آغاز کار کرے تُو اپنی تمام تر توجّہات کو مسجد الحرام کی طرف منعطف رکھ۔ اور تم سب، معاملاتِ زندگی میں جہاں کہیں بھی ہو، تمہاری پوری شخصیّت کی توجّہ اسی مرکزِ ہدایت کی طرف ہو تا کہ لوگوں کی تمہارے خلاف ایک بھی مخالفانہ دلیل نہ رہے ما سوائے ان لوگوں کے جو احکامِ الٰہی سے اپنے آپ کو الگ کر لیں۔ ان سے مطلق خوف نہ محسوس کرو بلکہ میرے قوانین کی ممکنہ خلاف ورزی کے مضر نتائج سے ڈرتے رہو تا کہ میری طرف سے تمہیں زندگی کی نعمتیں اور شادابیاں ملتی رہیں اور تم متعیّن راہِ ہدایت پر رہو۔(150)

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا
وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ
تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۭ۝١٥١ معانقة 3

ہم نے تمہی میں سے، تمہارے پاس ایک رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم بھیجا جو تمہیں ہماری آیات پہنچاتا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر تمہاری ذات کی نشو و نما ہوتی جاتی ہے۔ اور کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور اس کی حکمت اور غرض و غایت بھی واضح کرتا ہے (البقرۃ 129:2، اٰل عمرٰن 164:3، الجمعۃ 2:62) اور تمہیں ایسی باتوں کی تعلیم دیتا ہے جو تم پہلے سے نہیں جانتے تھے۔(151)

ع 18 5 2 فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝١٥٢

لہٰذا، تم میرے قوانین کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ میں تمہیں

شرف وعظمت سے نوازوں گا۔ اور تم میری نعمتوں کو انہی مقاصد کے لئے استعمال میں لاؤ جن مقاصد کے لیے تمہیں دی گئی ہیں۔ انہیں چھپا چھپا کر نہ رکھا کرو۔ (152)



يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

اے ایمان والو! اپنی قوتوں کی پوری پوری نشوونما اور اپنی ذات میں اعتدال اور تناسب کے لیے احکامِ الٰہی سے وابستگی اور استقامت کی راہ اختیار کرو۔ اللہ ایسے ہی لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو ثابت قدم ہوں۔ (153)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

اور دین کے نظام کے استحکام کے سلسلے میں جو اپنی جان دے دیتا ہے، اُسے مُردہ مت کہو (اٰل عمرٰن 169:3، الحج 58:22) بلکہ وہ حقیقی زندگی، حیاتِ جاوداں سے ہم کنار ہو جاتا ہے۔ لیکن تم ان کی زندگی کو حواس کی سطح پر سمجھ نہیں سکتے۔ (154)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

دین کے نظام کے قیام کی جدّ وجہد میں تم ایسے حالات ومشکلات سے گزرو گے جن میں خوف اور بھوک کا سامنا ہوگا۔ مال ودولت اور ثمرات ---- رزق میں کمی سے بھی دوچار ہونا پڑے گا اور جانیں بھی نثار کرنی ہوں گی۔ ان سخت حالات کو face کرتے ہوئے تمہاری Ordeal پرکھ ہو جائے گی کہ تمہاری ذات میں کتنا استحکام آیا ہے۔ جو اس Struggle میں ثابت قدم رہیں گے، اُنہیں ہماری طرف سے حسین وعدوں کی



الَّذِيۡنَ اِذَآ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۙ قَالُوۡٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَؕ‏ ﴿۱۵۶﴾

بشارتیں ہیں (الحدید 10:57)۔ (155)

جنہیں جب کبھی ایسے Challenges کا سامنا ہوتا ہے، تو اُن کے لبوں پر یہ الفاظ ہوتے ہیں، کہ ہماری زندگی اللہ کے دین کے نظام کے لیے وقف ہے اور ہماری تگ وتاز کا ہر قدم اُسی نصب العین کی جانب ہی اٹھتا ہے۔ (156)

اُولٰٓـئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ‌ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ‏ ﴿۱۵۷﴾

یہی ہیں جن کے لیے اُن کے ربّ کی طرف سے تبریک وتہنیت اور سامانِ نشو ونما کی فراوانیاں ہیں اور یہی اللہ کی طرف سے متعیّن کردہ راہ ہدایت پر ہیں۔ (157)

اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ‌ۚ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَيۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ‌ؕ وَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ‏ ﴿۱۵۸﴾

صفا اور مروہ اللہ کی مقرّر کردہ، نشانیاں Symbols ہیں۔ سو، جو کوئی حج یا عمرہ کرے، اُس پر کوئی اعتراض نہیں اگر ان دونوں کا طواف کرے اور جو شخص تھوڑی سی مزید تکلیف اٹھا کر عمل خیر کرے تو اللہ یقیناً، جاننے والا اور Efforts کے بھرپور نتائج عطا فرمانے والا ہے۔ (158)

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡتُمُوۡنَ مَآ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ وَالۡهُدٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الۡكِتٰبِۙ اُولٰٓـئِكَ يَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَۙ‏ ﴿۱۵۹﴾

یہ لوگ جو اُس ہدایت اور واضح دلائل کو جسے ہم نے نوع انسانی کے لیے کتاب میں بالوضاحت بیان کردیا ہے، چھپاتے ہیں اور انسانوں کے سامنے نہیں آنے دیتے، اللہ اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں۔ (159)

اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا وَبَيَّنُوۡا فَاُولٰٓـئِكَ اَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡ‌ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ‏ ﴿۱۶۰﴾

ماسوائے اُن لوگوں کے جو غلط راستہ چھوڑ کر صحیح روش اختیار کرکے اپنی اصلاح کرلیں اور ہماری اقدار کو واضح

طور پر لوگوں کے سامنے لے آئیں، تو وہی ہیں جن کی توبہ میں قبول کرتا ہوں۔ میں توبہ قبول کرنے اور سامان نشو ونما دینے والا ہوں۔(160)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ
لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

اور جن لوگوں نے مستقل اقدارِ وحی Permanent Values کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور اسی حالتِ کُفر میں مر گئے تو اُن پر اللہ، ملائکہ، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔(161)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

وہ ایسی حالت میں ہمیشہ رہتے ہیں اور اُن کے عذاب میں کمی نہیں کی جاتی اور نہ اُنہیں اصلاح کی مہلت ہی دی جاتی ہے۔(162)

ع 19 11 3 وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾

تمہارا اِلٰہ صرف وہی ایک ہے۔ اُس کے سوا اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں۔ وہ انسانیّت کو تدریجی Progressive (رحیم) اور ہنگامی Emergent انداز سے سامانِ نشو ونما عطا کر کے ارتقا کی طرف لے جانے والا (رحمان) ہے (الفاتحة 2:1)۔(163)

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ
وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۠ وَّتَصْرِيْفِ
الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

زمین اور فضا میں پھیلے ہوئے کُرّوں کی تخلیق، دن اور رات کے اختلاف، سمندر میں کشتیوں کے انسانوں کی منفعت کے لیے چلنے اور اللہ کے قانون کی رو سے، فضا سے برسنے والے پانی میں جس سے زمینِ مُردہ کو پھر سے حیاتِ نَو مل جاتی ہے اور زمین پر تمام جان دار، مُتنفّس کے پھیلا دینے میں اور ہواؤں کے سمت بدل

بدل کر چلنے میں اور بادلوں کے زمین اور فضائے بلند کے درمیان مُعلّق رکھنے میں، اُن لوگوں کے لیے جو عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں، قوانین مضمر ہیں۔(164)



وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ
كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ
وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

انسانوں میں بعض، جو اللہ کو چھوڑ کر اُس کے اور ہم سر بنا لیتے ہیں، اُن سے اللہ جیسی محبّت کرتے ہیں حال آں کہ جو صاحب ایمان ہیں وہ اللہ سے سب سے زیادہ محبّت رکھتے ہیں Stronger in love----- for Allah اللہ کے قوانین واحکام کی نہایت شِدّت سے اطاعت کرتے ہیں۔ کاش! یہ قانون شکن اس بات کو اب جان لیتے جو عذاب کو دیکھنے پر جانیں گے کہ اختیارات اور ساری قوّتوں کا مالک صرف اللہ ہے۔ اور اللہ سخت ترین عذاب دینے والا ہے۔(165)

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ
وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾

جب لیڈر اپنے پیروکاروں Followers سے بیزار ہوکر الگ ہو جاتے ہیں اور تباہی اور ہلاکت کو اپنے سامنے دیکھ لیتے ہیں اور اُن کے سب سہارے اور رشتے منقطع ہو جاتے ہیں۔(166)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا
تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ 20
عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع 4 4

تو پیروکار Followers کہتے ہیں کہ کاش! ہم ایک بار پھر دنیا میں لوٹ سکیں تو ہم بھی ان سے اسی طرح بیزاری اور علاحدگی اختیار کر لیں جس طرح آج یہ ہم

سے کر رہے ہیں۔ یوں، اللہ اُن کے اعمال کی اصلیّت انہیں دکھا دیتا ہے اور اُن پر عجز و ندامت اور درماندگی اس انداز سے چھا جاتی ہے کہ وہ نارِ جہنّم سے نکل نہ پائیں۔(167)



يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾

اے انسانو! زمینی پیداوار میں سے حلال، پسندیدہ اور pleasant چیزیں کھاؤ اور ذاتی مفاد پرست جذبات کے پیچھے نہ لگ جایا کرو۔ بے شک، یہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (168)

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾

یہ شیطان ...... مفاد پرست جذبات۔ تمہیں بُخل اور معاشرتی عدمِ توازن کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور یہ کہ تم اللہ کے بارے میں وہ کچھ کہو جن کا تمہیں پتا نہیں ہوتا۔(169)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَـيْــــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾



جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ کی اِتّباع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آبا واجداد کو پایا خواہ ان کے آبا واجداد کچھ عقل نہ رکھتے ہوں اور نہ صحیح راستے پر ہوں (المائدۃ5:104، یونس10:78، ھود 11:62،87، الانبیاء21:53، الزخرف 43:23)۔(170)

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَاۗءً وَّنِدَاۗءً ۭ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٧١﴾

وحیِ حق سے انکار کرنے والوں کی مثال ایسے ریوڑ کی سی ہے جسے کوئی ہانکنے والا پکارتو رہا ہو مگر وہ ریوڑ صرف

آواز اور بے معنی لفظ سن رہا ہو جن کا مطلب کچھ نہ ہو۔ یہ کفّار محض تقلیدًا اپنے آبا کو Follow کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ سننے سمجھنے کی صلاحیتوں سے کام نہیں لیتے (الاعراف 179:7)۔ یوں بہرے، گونگے اور اندھے ہیں۔(171)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۝

اے ایمان والو! جو پاکیزہ اور مرغوب طبع چیزیں ہم نے تمہیں بطور رزق عطا کی ہیں، اُنہیں کھاؤ اور اللہ کے ممنونِ احسان رہو اگر تم اُسی کے قانون کی اطاعت کرنے والے ہو۔(172)

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝

اُس نے تم پر مُردار، خون، سُور کا گوشت اور جو چیز اللہ کے سوا کسی اور کے نام منسوب کردی جائے، حرام قرار دے دی ہے (المائدۃ 3:5، الانعام 146:6، النحل 115:16)۔ پس، جو تحفظِ جان کی خاطر، کھانے پر مجبور ہو جائے لیکن قانون شکنی کی خاطر نہیں، تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ کا قانون، سامانِ نشو ونما اور حفاظت عطا فرمانے والا ہے۔(173)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ښ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝

جو لوگ اللہ کے اُن احکام کو جو اس نے کتاب میں نازل کئے ہیں، انسانوں کے سامنے نہیں آنے دیتے اور اس کے عوض تھوڑے سے دنیاوی مفادات حاصل کر لیتے ہیں، یہ اپنے پیٹوں میں صرف انگارے بھر رہے ہیں۔ مرنے پر فوراً نتائجِ اعمال کو سامنے لانے کے لیے یک بارگی

اُٹھائے جانے کے دن، اللہ اُن سے کلام نہیں کرتا اور نہ اُن کی ذات کا تزکیہ ہو سکتا ہے Their potentialities will remain un-fulfilled اور اُن کے لیے بڑا الم انگیز عذاب ہو گا (اٰل عمرٰن 3:77)۔(174)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور حفاظت کے عوض تباہیاں مول لے لیں۔ جہنّم کی آگ کی طرف بڑھتے چلے جانے کا حوصلہ انہیں کس چیز نے دیا ہے۔(175)

21 9 5 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝

یہ اس لیے کہ اللہ نے یہ جو کتاب نازل کی ہے، یہ ایک ٹھوس صداقت Solid Truth ہے اور جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلافات پیدا کر لیے تو وہ راہ ہدایت سے بہت دُور جا پڑے۔(176)

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

نگاہ میں فراخی، قلب میں کشاد اور ذات میں وسعت اس طرح نہیں حاصل ہو جاتی کہ تم اپنا رُخ مشرق کی جانب کر لو یا مغرب کی طرف۔ بلکہ بِرّ یہ ہے کہ جو اللہ، حیاتِ آخرت، جملہ انبیاء، اُن کو دی جانے والی کتابوں اور ملائکہ پر ایمان رکھے اور اپنے مال و دولت سے محبّت کے باوجود، اُسے قریبی رشتہ داروں، معاشرے میں تنہا رہ جانے والوں، جن کا چلتا ہوا کاروبار رُک جائے اُن کے لیے، زادِ سفر کم پڑ جانے والے مسافروں اور اُن

کے لیے جن کی کمائی Earning اُن کی ضرورت کے لیے کافی نہ ہو اور غلام کو آزاد کرانے کے لیے نظام کی تحویل میں دے دے (آلِ عمرٰن 92:3)۔ دین کا نظام قائم کرے جس میں افرادِ معاشرہ کو زکوۃ------ ان کی ذات کی نشو ونما کا سامان بہم پہنچتا رہے۔ جب کسی سے عہد کریں تو عہد کو پورا کریں اور مصائب و مشکلات میں ثابت قدم رہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے دعویٰ ایمان کو اپنے عمل سے سچ کر دکھا یا اور یہی ہیں جو ہر حال میں، اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہتے ہیں۔ (177)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ
اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ
عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ
اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ
فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اے ابدی قوانین پر ایمان رکھنے والو! تمہارے لیے یہ قانون دیا جاتا ہے کہ جس شخص نے کسی دوسرے کو عمداً قتل کیا ہو (النساء 93:4)، معاشرے کی طرف سے اُس کا پیچھا کیا جائے اور قانونی گرفت کر کے اُسے سزا دی جائے۔ قاتل آزاد مرد ہو یا غلام یا عورت، اُسے ہی سزائے قتل دی جائے۔ قتلِ خطا میں اگر مقتول کے بھائی، وارث کی طرف سے خوں بہا، دیّت میں سے کچھ معاف کر دیا جائے تو قاتل کو چاہیے کہ مقرّرہ خوں بہا کی پوری پوری ادائیگی کرے (النساء 92:4)۔ اس میں تمہارے ربّ کی جانب سے رعایت ہے اور شرفِ انسانی ذات کی نشو ونما۔ پھر اگر کوئی اس طے شدہ

امر میں حدود شکنی کرے تو اُس کیلئے دردناک عذاب
ہے۔(178)

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٩﴾

اے اہلِ عقل و بصیرت ! تمہارے لیے اس قصاص
، دیّت کے نظام میں امن کی زندگی ہے تا کہ تم قتل ایسے
جرائم سے حفاظت میں رہو۔(179)

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖۚ
الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى
الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٨٠﴾ؕ

تم میں سے جب کسی کو موت قریب نظر آئے اور اگر وہ
کچھ مال چھوڑ رہا ہو تو اس کے لیے قانون یہ ہے کہ وہ
اپنے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے، قاعدے
کے مطابق ، وصیّت کر جائے۔ اللہ کے قوانین کو ہر لحظہ
پیشِ نظر رکھنے والوں کے لیے ایسا کرنا واجب ہے اور
عدل و انصاف کے عین مطابق۔(180)

فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٨١﴾ؕ

پھر جو شخص وصیّت سُننے کے بعد اُسے بدل ڈالے تو یہ
جرم اُسے بدلنے والوں پر ہوگا جو دوسرے افرادِ معاشرہ
کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اللہ یقیناً سب کچھ سننے والا اور
جاننے والا ہے۔(181)

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ
فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨٢﴾ع
ع 22 6 6

لیکن اگر کسی کو وصیّت کرنے والے کی طرف سے یہ
خوف ہو کہ وہ عدل میں پیچھے رہ گیا ہے یا عدل کا راستہ
چھوڑ کر کسی دوسری طرف جُھک گیا ہے، تو وہ اُن کے
درمیان مصالحت کی صورت پیدا کر دے۔ اس پر
وصیّت میں تبدیلی کا جرم نہیں ہوگا (المائدة
106-107:5)۔ ایسے حالات میں اللہ، سامانِ

مرحمت وحفاظت مہیّا کرنے والا ہے۔ (182)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾

اے ایمان والو! تم پر صیام فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی اُمتّوں پر فرض قرار دیے گئے تھے۔ یہ اس لیے کہ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے سے تمہاری ذات میں ارتکاز erystillization پیدا ہوجائے اور تم مجاہدانہ زندگی بسر کرنے کے قابل ہوسکو۔ (183)

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ
طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ
تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾

یہ صیام گنتی کے چند دن ہیں۔ پھر تم میں جو کوئی مریض ہو یا حالتِ سفر میں، تو وہ دوسرے دنوں میں صیام کی گنتی پوری کرلے۔ اور جنہیں صوم رکھنے میں شدید مشقّت کا متحمل ہونا پڑے تو وہ صیام کے عوض کسی ایک حاجت مند کے کھانے کا انتظام کردیں۔ اگر کوئی اپنی مرضی سے تکلیف اٹھا کر صوم رکھے، تو اس کے لیے اچھی بات ہے۔ اگر تم صوم ہی رکھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو تو۔ (184)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ
الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ
مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ
الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآنِ حکیم نازل ہونا شروع ہوا جو نوعِ انسانی کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہے؛ واضح قوانین کا حامل اور باطل میں امتیاز کرنے والا ہے۔ تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں اپنے گھر پر موجود ہو، سفر میں نہ ہو تو اُسے چاہیے کہ صوم رکھے۔ جو کوئی کسی مرض میں مبتلا ہو یا حالتِ سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تمہارے لیے

آسانی چاہتا ہے، تنگی یا تکلیف نہیں تاکہ تم تعداد پوری کر سکو۔ اور یہ بھی کہ جو رہنمائی تمہیں اللہ نے دی ہے، اُس کی روشنی میں، اللہ کے قانون کو جاری و ساری ---- In force اور غالب رکھو تاکہ تمہاری جِدّ وجُہد بھرپور نتائج کی حامل ہوجائے۔ (185)

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝١٨٦

جب میرے بندے ---- میرے احکام کی بجا آوری کرنے والے ---- مجھے پکارتے ہیں تو میں ہر وقت قریب ہوتا ہوں۔ جب کوئی رہنمائی کے لیے مجھے پکارتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں۔ لہٰذا، انہیں چاہیے کہ میرے قوانین پر ایمان رکھیں اور میری اطاعت کرتے رہیں (الانفال 24:8، الشوریٰ 26:42) تاکہ یہ زندگی کے صحیح راستے پر استقامت سے چلتے رہیں۔ (186)

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝١٨٧

ماہِ صیام کی راتوں میں تمہارے لیے اپنی بیویوں سے رجوع کرنے پر سے پابندی اٹھالی گئی ہے۔ وہ تمہارے لیے بمنزلہ لباس کے ہیں اور تم ان کے۔ اللہ کو علم تھا کہ تم اس بارے میں خیانت کر کے اپنی ذات کا نقصان کر لیتے تھے۔ سو، وہ تم پر برحمت متوجّہ ہوا اور تم سے درگزر کی۔ اب تم صیام کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جاسکتے ہو اور جو قانون تمہارے لیے اللہ نے نافذ کر رکھا ہے، اُس کے مطابق چلو۔ اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے صبح کی سفیدی رات کی سیاہی سے

متمیّز ہو جائے۔صوم کورات تک پورا کرو۔ اور اگر مساجد میں معتکف ہو---انسانیت کے الجھے ہوئے معاملات کو درست کرنے، سلجھانے اور اُن کی شیرازہ بندی کے لیے رُکے ہوئے ہو۔ تو صیام کی راتوں میں بھی اپنی بیویوں سے اختلاط نہ کرو۔ یہ اللہ کے قوانین کی مقرّر کردہ حدود ہیں۔تم ان کے قریب نہ جاؤ۔ اللہ اسی انداز سے، انسانوں کے لیے، اپنے احکام و قوانین، واضح اور نمایاں طور پر بیان کر دیتا ہے تاکہ تم ان کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھتے ہوئے ممکنہ نقصانات سے محفوظ رہو۔(187)

وَلَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَـكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ وَتُدۡلُوۡا بِهَاۤ اِلَى
ع 22 6 7 الۡحُـكَّامِ لِتَاۡكُلُوۡا فَرِيۡقًا مِّنۡ اَمۡوَالِ النَّاسِ بِالۡاِثۡمِ وَاَنۡتُمۡ
تَعۡلَمُوۡنَ ۠‏﴿۱۸۸﴾

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریق سے نہ کھاجایا کرو اور نہ حُکّامِ بالا کو رشوت دے کر لوگوں کے مال کا کچھ حصّہ جرم کے طور پر کھا جاؤ۔ حال آں کہ تم اس بات کو جانتے بھی ہو۔(188)

يَسۡـــَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡاَهِلَّةِ ‌ؕ قُلۡ هِىَ مَوَاقِيۡتُ لِلنَّاسِ
وَالۡحَجِّ ‌ؕ وَلَيۡسَ الۡبِرُّ بِاَنۡ تَاۡتُوا الۡبُيُوۡتَ مِنۡ ظُهُوۡرِهَا
وَلٰـكِنَّ الۡبِرَّ مَنِ اتَّقٰىۚ وَاۡتُوا الۡبُيُوۡتَ مِنۡ اَبۡوَابِهَا ‌ص
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ‏ ﴿۱۸۹﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے ہلالوں، نئے چاندوں کے بارے میں سوال کر رہے ہیں۔ انہیں بتادے کہ ان سے لوگوں کے لئے تعیّنِ اوقات کے ساتھ حج کا تعیّن بھی ہو جاتا ہے۔ سعادت کی راہ یہ نہیں کہ تم حج کے دنوں میں اپنے گھروں میں عقب سے داخل ہوا کرو۔ اطاعت کی، سعادت کی راہ یہ ہے کہ تم تقوای شعاری سے، توہّم پرستی چھوڑ کر گھروں میں

سامنے دروازوں سے داخل ہوا کرو۔ اللہ کے قوانین کی اتّباع کرتے رہو تاکہ تم زندگی میں کامیاب ہو جاؤ۔ (189)

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾

اللہ کے دین اور انسانیت کے تحفّظ کی خاطر تم صرف اُن سے جنگ کرو جو تم سے جنگ پر اُتر آئیں اور اس میں تم حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک، حد سے تجاوز کرنے والے ہرگز پسندیدہ نہیں۔ (190)

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِن قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ﴿١٩١﴾

جہاں کہیں تم اُنہیں بھانپ لو اور غلبہ پالو تو اُن کو قتل کردو اور جہاں سے اُنہوں نے تمہیں نکلنے پر مجبور کیا، تم بھی انہیں وہاں سے نکال باہر کرو۔ فتنہ انگیزی جنگ سے بھی زیادہ اذیّت ناک ہوتی ہے۔ اور ان سے مسجد الحرام کے قرب وجوار میں جنگ سے گریز کرو یہاں تک کہ وہ وہاں تم سے جنگ چھیڑ دیں۔ اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کردو۔ کافروں کی یہی سزا ہے۔ (191)

فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٩٢﴾

پھر اگر وہ جنگ سے اپنے آپ کو روک لیں تو تم بھی رُک جاؤ۔ بے شک، اللہ حفاظت اور سامانِ نشوونما بہم پہنچانے والا ہے۔ (192)

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٩٣﴾

ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ وفساد ختم ہو جائے اور نظامِ معاشرہ اللہ کے قانون کے مطابق ہو جائے۔ اگر وہ جنگ سے رُک جائیں تو پھر اُنہی کے لیے سزا ہے جو قانون سے سرکشی اختیار کرتے ہیں۔ (193)

اَلشَّهۡرُ الۡحَـرَامُ بِالشَّهۡرِ الۡحَـرَامِ وَالۡحُـرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ
فَمَنِ اعۡتَدٰى عَلَيۡكُمۡ فَاعۡتَدُوۡا عَلَيۡهِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰى
عَلَيۡكُمۡ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۹۴﴾

تم دونوفریقوں کے لیے حُرمت والے مہینوں کی حُرمت واجب ہے اور حرُمتوں کی پیروی کرنا لازم۔ لیکن اگر کوئی فریق حرُمت کے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تم پر زیادتی کرے تو تم اس کی زیادتی کے مطابق اس کا مقابلہ Resist کرو اور اللہ کے قوانین کے مطابق ہی رہو اور اس بات کو اپنے علم میں رکھو کہ اللہ متقین کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ (194)

مع 1 وَاَنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَيۡدِيۡكُمۡ اِلَى
التَّهۡلُكَةِ ۖۛ وَاَحۡسِنُوۡا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۹۵﴾

نظام کے قیام واستحکام کے لیے اپنے زائد از ضرورت مال و دولت کو نظام کی تحویل میں دے دیا کرو۔ ایسا نہ کرو گے تو نظام کے غیر مستحکم رہ جانے سے خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لو گے۔ مصافِ زندگی میں حُسن کارانہ انداز اختیار کرو۔ یقیناً اللہ متوازن انداز میں زندگی بسر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (195)

وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ
مِنَ الۡهَدۡىِ ۚ وَلَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَكُمۡ حَتّٰى يَبۡلُغَ الۡهَدۡىُ
مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ بِهٖۤ اَذًى مِّنۡ رَّاۡسِهٖ
فَفِدۡيَةٌ مِّنۡ صِيَامٍ اَوۡ صَدَقَةٍ اَوۡ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنۡتُمۡ ٚ
فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَةِ اِلَى الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ
الۡهَدۡىِ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الۡحَجِّ
وَسَبۡعَةٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ
24 لَّمۡ يَكُنۡ اَهۡلُهٗ حَاضِرِى الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
ع 8 وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع
8

حج اور عمرہ اللہ کے احکام کے مطابق مکمّل کرو۔ اگر تم مقامِ حج یعنی مکّہ پہنچنے سے دشمن یا بیماری کے باعث، روک دیے جاؤ تو جو جانور قربانی کے لیے آسانی سے میسّر آ جائے، وہاں بھیج دو (الحج 28:22) اور جب تک ہدیہ قربانی کا جانور اپنے ذبح کے مقام پر پہنچ نہ جائے، اپنے سروں کو نہ منڈواؤ۔ اگر تم میں کوئی بیمار ہو یا اُس کے سر میں کوئی عارضہ ہو تو وہ اُس کے بدلے میں صوم رکھ لے یا واجب سے زائد کوئی عطیّہ دے یا

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی عملِ خیر انجام دے، جسے وہ اپنے اوپر واجب قرار دے لے۔ پھر اگر تم تکلیف یا دشمن سے حالتِ امن میں آ جاؤ تو خود حج اور عمرہ سے مستفید ہو اور جو ہدیہ آسانی سے میسّر آئے، لے جاؤ۔ اگر کسی کو یہ میسّر نہ آ سکے تو حج کے دوران، تین دن کے صوم رکھے اور سات صوم جب تم واپس آ ؤ۔ اس طرح یہ پورے دس ہوئے۔ یہ حکم اُس کے لیے ہے جس کے اہل وعیال مسجد الحرام، مکّہ میں اسکے ساتھ رہائش پذیر نہ ہوں۔ ان تمام امور میں اللہ کے احکام وقوانین سے توجّہ کو ہٹنے نہ دو اور یہ حقیقت یادرکھو کہ ایسا نہ کروگے تو اللہ سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔(196)

حج کے مہینے معلوم اور متعیّن ہیں۔ جس کسی نے ان مہینوں میں اپنے اوپر حج فرض قرار دے لیا تو اُسے چاہیے کہ اُس سے حج کے اجتماع میں کوئی فحش خیال یا حرکت سرزد نہ ہو جس میں جنسی میلان پایا جاتا ہو اور نہ ایسا کام کرے جس سے وہ اللہ کے قوانین کے دائرہ سے باہر نکل جائے اور نہ دُرشت کلامی کرے، نہ مخاطب کو باہمی گفت گو میں مناظرانہ شکست دینے کا انداز اپنائے۔ تم جو عملِ خیر بھی کرتے ہو، اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔ حج کے لیے زادِ سفر لے لیا کرو۔ یقیناً بہترین زادِ راہ یہ ہے کہ تم اللہ کے قوانین کی نگہداشت

کرتے رہو۔ اے اہلِ عقل و بصیرت! تم میرے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو۔ (197)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾

کوئی مضائقہ نہیں اگر تم اپنے ربّ کے یہاں سے معاشی خوشحالی کا سامان تلاش کرو۔ پھر جب تم عرفات سے نکلو تو مشعر الحرام، مزدلفہ کے مقام پر اللہ کی ان ہدایات پر غور تدبّر کرو اور ان کے مطابق اس طرح فیصلے کرو جن کی تمہیں رہنمائی دی گئی ہے، اگرچہ اس سے پہلے تم ان امور سے بے بہرہ تھے۔ (198)

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾

پھر تم دوسرے لوگوں کی طرح وہاں سے روانہ ہو کر واپس آجاؤ، اور اللہ کے یہاں سے ممکنہ خطراتِ زندگی کے لیے سامان حفاظت طلب کرتے رہو۔ یقیناً اللہ حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (199)

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾

پھر جب تم حج کے امور اور واجبات مکمل کر لو تو اللہ کے قوانین کو پیشِ نظر رکھو جس طرح تم اپنے آباواجداد کے طور طریقوں اور مسلک کو یاد رکھتے ہو، بلکہ اس سے بھی زیادہ شدّت کے ساتھ۔ انسانوں میں سے جو کوئی یہ آرزو کرے کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیوی زندگی میں ہی سب کچھ عنایت کر دیجیے تو اُس کے لیے اُخروی زندگی میں کوئی حصّہ نہیں (بنی اسرائیل 18:17)۔ (200)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي

اور انہی میں سے جن کے لبوں پر یہ دُعا ہوتی ہے کہ

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اسے ہمارے نشوونما دینے والے ! دنیاوی زندگی میں اور حیاتِ اُخروی میں بھی ہماری ذات میں حسن و توازن پیدا فرما دے کہ اس طرح ذات کی حسن کارانہ تکمیل ہو جائے ۔ اور ہمیں جہنّم کی آگ کے عذاب سے محفوظ رکھنا (بنی اسرائیل 19:17)۔(201)

النصف

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے وہ کچھ ہے جو انہوں نے محنت سے جمع کیا اور اللہ کا قانون جلد ہی نتیجہ مرتّب کرنا شروع کر دیتا ہے۔(202)

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

ان گنتی کے چند دنوں میں تم اللہ کے احکام وقوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھو۔ اگر کوئی عُجلت میں دو دنوں میں ہی چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص تاخیر کر کے رُک جائے تو اُس پر بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ کے قوانین سے متمسّک رہا۔ اللہ کے احکام وقوانین کی نگہداشت کرتے رہو اور اس حقیقت کو جان رکھو کہ تم اس کے حضور جمع کیے جاتے ہو۔(203)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝

انسانوں میں سے وہ شخص بھی ہے جس کی، اس دنیا کے مفادات Gains کے متعلّق باتیں تجھے پُرکشش لگتی ہوں اور وہ قسمیں کھا کھا کر اپنے دل کی ان باتوں پر اللہ کو گواہ بھی ٹھہراتا ہو حالانکہ وہ جھگڑالو ہوتا ہے۔(204)

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ

اور جب اُسے غلبہ واقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو اس کی



اَلْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝٢٠٥

کوشش ہوتی ہے کہ ملک میں فساد برپا کردے، نظم ونسق برباد کردے، فصلیں تباہ اور انسانی نسلیں ہلاک ہو جائیں۔ اللہ کو تو یہ معاشی وعمرانی تباہیاں اور ناہمواریاں پسند نہیں۔(205)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝٢٠٦

جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرو تو قوّت اور جھوٹی عزّت اُسے ایسے کاموں پر اُکساتی ہے جن سے بجائے استحکام کے، اُس کے تزکیۂ ذات اور اس کے قوائے عملیہ میں ضعف و اضمحلال پیدا ہو جائے۔ اس کے لیے جہنّم کافی ہے اور وہ کتنا بُرا مقام ہے۔(206)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝٢٠٧

اور انسانوں میں وہ شخص بھی ہے جو اللہ کے پروگرام سے ہم آہنگ ہونے کے لیے اپنی جان تک کو بیچ دیتا ہے۔(التوبۃ9:111)اور اللہ تو، ان کے لیے جو اس کے احکام کے تابع رہتے ہیں، نشوونما کے راستے میں حائل اسباب وعناصر کو دُور کرنے اور نشوونما کا سامان بہم پہنچانے والا ہے۔(207)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٢٠٨

اے صاحبِ ایمان لوگو تم اللہ کے نظام میں جو امن و سلامتی کا ضامن ہے، پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور اپنے حیوانی سطح کے پست جذبات کے پیچھے نہ لگ جانا۔ یقیناً وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔(208)

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

پھر اگر تم واضح قوانین آجانے کے بعد لغزش کھا جاؤ تو

اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾

تم قانونِ مکافات سے ماورا نہیں۔ جان رکھو کہ اللہ صاحبِ اقتدار وقوّت ہے، تاہم یہ قوّت اندھی نہیں بمنی برحکمت ہے۔(209)

25
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ
ع 14
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع
9

کیا یہ اس کے منتظر ہیں کہ اللہ اور اُس کے ملائکہ، بادلوں کے سایوں میں، خود اُن کے پاس آئیں (الانعام 159:6) اور تمام امور کا حتمی فیصلہ ہو جائے، حال آں کہ تمام امور کے فیصلے تو اللہ کے قانون مکافات کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔(210)

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بنی اسرائیل سے پوچھ کہ کس قدر واضح دلائل اور قوانین ہم نے اُن کو دیے اور جو اللہ کی طرف سے ملنے والی ہدایت ورہنمائی کو بدل ڈالے (البقرۃ 75:2، النساء 46:4، المائدۃ 13:5، 41) تو اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔(211)

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وقف لازم
وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

ابدی اقدارِ حیات سے انکار کرنے والوں کے لیے دنیاوی زندگی بڑی حسین اور پرکشش بنادی گئی ہے اور وہ ان اقدار پر ایمان رکھنے والوں کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کررہے ہیں، مرنے پر فوراً اعمال کے نتائج سامنے لانے کے لیے یک بارگی اُٹھائے جانے کے دن غیر منقطع اجر پا کر (التّین 6:95) ان پر فوقیت حاصل کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو زیادہ رزق حاصل کرنا چاہے، اللہ

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾

اُسے اپنے قانونِ مشیّت کے مطابق، اندازوں سے زیادہ بھی عطا کر دیتا ہے۔(212)

انسان، آغازِ انسانیّت میں، ایک اُمّت تھے (یونس 19:10)۔ پھر وہ مشاجرت میں پڑ گئے۔ اللہ نے انبیا کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ ایک اُمتّ Single Community بن کر رہیں (اٰل عمرٰن 103:3)۔ باہم دلوں کو جوڑ کر، بھائی بھائی بن کر رہنے والوں کو بہترین نتائج کی بشارت دینے والے اور، باہمی اختلاف و افتراق پیدا کر کے ایک دوسرے کے دشمن بن جانے اور جنّتی زندگی سے محروم ہو جانے (البقرۃ 36:2) سے متنبّہ کرنے والے: اُن کے ساتھ ٹھوس صداقتوں پر مبنی کتاب بھی نازل فرمائی تاکہ وہ اُن امور میں جن میں اُنہوں نے اختلاف پیدا کر لیے تھے، فیصلہ کر سکے۔ جن کو یہ کتاب دی گئی تھی، واضح دلائل اُن کے پاس آ جانے کے بعد، محض باہم اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اختلاف پیدا کر لیتے (یونس 19:10)، لیکن اللہ نے اہلِ ایمان پر وحی کے وہ امور واضح اور روشن کر دیے جن میں اُن لوگوں نے اختلاف پیدا کر لیے تھے۔ اللہ اُسے ہی سیدھی اور توازن بدوش راہ کی طرف رہنمائی عطا فرما دیتا ہے جو رہنمائی لینا چاہے۔(213)

أَمۡ حَسِبۡتُمۡ أَن تَدۡخُلُواْ ٱلۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَأۡتِكُم مَّثَلُ
ٱلَّذِينَ خَلَوۡاْ مِن قَبۡلِكُمۖ مَّسَّتۡهُمُ ٱلۡبَأۡسَآءُ وَٱلضَّرَّآءُ
وَزُلۡزِلُواْ حَتَّىٰ يَقُولَ ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥ مَتَىٰ
نَصۡرُ ٱللَّهِۗ أَلَآ إِنَّ نَصۡرَ ٱللَّهِ قَرِيبٞ ٢١٤

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم یوں ہی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے؟ حال آں کہ تم کو پہلے لوگوں کے سے صبر آزما حالات کا سامنا نہیں کرنا پڑا جنہیں دین کے نظام کے قیام واستحکام کی خاطر جنگ کی شدّتیں اور سختیاں، معیشت کی تنگی اور جسمانی نقصان اٹھانے پڑے (ال عمران 142:3، التوبۃ 16:9) جن سے وہ ایک بارتو ہل گئے یہاں تک کہ رسول اور اُن کے رفقا پکار اُٹھے کہ اللہ کی نصرت کب آئے گی یعنی ہماری سعی وعمل کی کھتیاں کب ثمر بار ہوں گی؟ سنو! اللہ کی تائید ونصرت، یقیناً قریب ہی ہے۔ (214)

يَسۡـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَۖ قُلۡ مَآ أَنفَقۡتُم مِّنۡ خَيۡرٖ
فَلِلۡوَٰلِدَيۡنِ وَٱلۡأَقۡرَبِينَ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَٱبۡنِ
ٱلسَّبِيلِۗ وَمَا تَفۡعَلُواْ مِنۡ خَيۡرٖ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٞ ٢١٥

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اپنی محنت کے ماحصل میں سے دوسرے ضرورت مندوں کی خاطر دین کے نظام کی تحویل میں کتنا دے دیا کریں؟ انہیں بتادے کہ تم اپنے مال ودولت میں سے زائد از ضرورت، جتنا بھی دو گے تو وہ والدین، اقربا، معاشرے میں تنہارہ جانے والوں اور جن کا چلتا ہوا کار بار رُک جائے اور ان مسافروں کے لیے ہے جن کا زادِ راہ کم پڑ جائے۔ تم جو بھی عملِ خیر کرو گے، اللہ کو یقیناً اس کا علم ہوتا ہے۔ (215)

كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلۡقِتَالُ وَهُوَ كُرۡهٞ لَّكُمۡۖ وَعَسَىٰٓ أَن تَكۡرَهُواْ
شَيۡـٔٗا وَهُوَ خَيۡرٞ لَّكُمۡۖ وَعَسَىٰٓ أَن تُحِبُّواْ شَيۡـٔٗا وَهُوَ شَرّٞ

تمہارے لیے جنگ کرنا قانوناً واجب قرار دیا گیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ تمہاری طبائع پر ناگوار گزرے اور ممکن

ع 26 6 10 لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٢١٦

ہے کوئی چیز تمہیں ناگوار گزرے اور وہ تمہارے لیے اچھی ہو اور ہوسکتا ہے کہ جس چیز کو پسند کرو، وہ ضرر رساں ہو اور تمہاری صلاحیتوں کو اس طرح منتشر کر دے کہ ان سے کوئی تعمیری نتیجہ مرتّب نہ ہو۔ اللہ، ان حقائق کو جانتا ہے، تم نہیں جانتے۔ (216)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۗ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ
كَبِيْرٌ ۗ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ
اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ
عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۗ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ
دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝٢١٧

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے اُن حُرمت والے مہینوں میں جنگ کرنے کے متعلّق پوچھ رہے ہیں جن میں جنگ کرنے سے روکا گیا ہے۔ انہیں بتادے کہ ان میں جنگ کرنا جُرمِ کبیر ہے۔ اللہ کے قوانین کی اطاعت کی طرف آنے والوں کو روکنا اور ان قوانین کی صداقت سے انکار اور مسجد الحرام کے قُرب و جوار میں جنگ کرنا اور اس میں پناہ لینے والوں کو وہاں سے نکال دینا، اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے اور فتنہ وفساد، قتل سے بھی بڑا جرم ہے (البقرة 2:191)۔ اور یہ تم سے جنگ کرنے سے اس وقت تک باز نہیں آئیں گے جب تک، اگر ان کا بس چلے، تمہیں تمہارے دین سے ہٹا نہ دیں۔ جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے اور اُسی حالت کُفر میں مر جائے تو ایسے ہی لوگ ہیں جن کے دُنیا اور آخرت، دونو جگہ اعمال ضائع ہوگئے اور یہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ (217)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ

جو لوگ مستقل اقدارِ دین Permanent Values

اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾

پر یقین رکھتے ہیں اور ان اقدار کے مطابق زندگی بسر کرنے کی راہ میں حائل رکاوٹوں سے دامن بچا کر ہجرت تک کے لیے تیار ہو گئے اور دین کے نظام کے قیام کے لیے سخت جدّ وجُہد کی تو یہی لوگ اللہ کی رحمت کے اُمّید وار ہیں اور اللہ انہیں اپنی حفاظت میں لینے والا، رحمت فرمانے والا ہے (التوبۃ 20:9 تا 22)۔ (218)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھ رہے ہیں (المائدۃ 90:5)۔ انہیں بتادے کہ ان دونو میں، انسانوں کے لیے Transitory gains فائدے بھی ہیں اور ان سے انسانی صلاحیتوں میں حددرجہ پژمُردگی اور اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے۔ دونو کے فوائد کے مقابلے میں دونو سے انسانی ذات کی توانائیوں میں افسردگی اور اضمحلال بڑھ کر نقصان دہ ہے کہ انسان تزکیۂ ذات میں دوسروں سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ اور تجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ اپنی کمائی کے ماحصل میں سے دوسرے ضرورت مندوں کو جن کی اپنی کمائی سے ضرورتیں پوری نہ ہوتی ہوں، کی ربوبیّت کے لیے کتنا نظام کی تحویل میں دے دیں۔ انہیں بتادے کہ اپنی ضروریات سے زائد، سارے کا سارا۔ اللہ اس انداز سے اپنی آیات واضح طور پر بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ سمجھ لو۔ (219)

فِي الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ؕ وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡيَتٰمٰى ؕ قُلۡ
اِصۡلَاحٌ لَّهُمۡ خَيۡرٌ ؕ وَاِنۡ تُخَالِطُوۡهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ
يَعۡلَمُ الۡمُفۡسِدَ مِنَ الۡمُصۡلِحِ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعۡنَتَكُمۡ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۲۰﴾

عارضی دنیاوی مفادات اور مستقبل کی دائمی زندگی کے بارے میں۔ اور تجھ سے معاشرے میں تنہا رہ جانے والوں کے بارے میں دریافت کررہے ہیں۔ بتادے کہ ان کی زندگی کی کمیاں دُور کرکے، حسن کارانہ توازن پیدا کردینا بہتر امر ہے۔ اور اگر تم انہیں اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہی تو ہیں۔ اللہ اصلاح کرنے والے کے مقابلے میں، فساد پیدا کرنے والے کو خوب جانتا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو تمہارے ذمے ایسی ذمہ داریاں لگا دیتا جن کا پورا کرنا تمہارے لیے دشوار ہو جاتا۔ اللہ صاحبِ غلبہ اور صاحبِ حکمت ہے۔ (220)

وَلَا تَنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكٰتِ حَتّٰى يُؤۡمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤۡمِنَةٌ
خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكَةٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ ۚ وَلَا تُنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ
حَتّٰى يُؤۡمِنُوۡا ؕ وَلَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكٍ وَّلَوۡ
اَعۡجَبَكُمۡ ؕ اُولٰٓـئِكَ يَدۡعُوۡنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡٓا اِلَى
الۡجَـنَّةِ وَالۡمَغۡفِرَةِ بِاِذۡنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ
يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۲۱﴾ ع 27 ع 5 11

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کیا کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں. اور مومن کنیز، مشرک عورت سے بہتر ہے گو وہ تمہیں اچھی لگتی ہو. اور مومن عورتوں کا مشرک مردوں سے نکاح نہ کردیا کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ اور غلام مومن، مشرک سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کتنا ہی جاذبِ نگاہ لگے۔ یہ، مشرک مرد اور عورت جہنّمی زندگی کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اللہ اپنے قوانینِ مکافات کے مطابق نقصانات سے حفاظت اور جنّتی زندگی کی طرف بلاتا ہے اور انسانوں کے لیے اپنی آیات واضح کرکے بیان کرتا ہے تاکہ وہ غوروفکر سے کام لیں۔ (221)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾

اے رسول! تجھ سے حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ بتادے کہ یہ ناگواری اور ذراسی بے چینی کا پہلو لیے ہوئے ہوتا ہے۔ لہٰذا حیض کی حالت میں اپنی عورتوں سے الگ رہا کرو اور ان سے قُربت نہ کرو تاوقتیکہ وہ پاکیزہ ہو جائیں۔ جب وہ اپنے آپ کو پاکیزہ کرلیں تو اُن کے پاس جاؤ جس طرح تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔ اللہ اپنے قوانین کی طرف رجوع کرنے اور اپنے آپ کو پاکیزہ رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (222)

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾

تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتی کی طرح ہیں۔ تم اپنی کھیتی کے پاس جب چاہو، جاؤ۔ اور اپنی ذات کی خاطر حیاتِ آخرت کے لیے حُسنِ عمل بھیجو (البقرة 110:2، اَلْمُزَمِّل 20:73) اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو اور یاد رکھو! تمہیں اللہ کے قانون مکافاتِ عمل کا سامنا کرنا ہے اور مومنین کو اُن کے اعمال صالحہ کے بہترین نتائج کی خوش خبری دے دو۔ (223)

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

تم لغو طور پر اللہ کی قسمیں اس لیے نہ کھایا کرو کہ تم حُسنِ سلوک، اللہ کے قوانین کی پاسداری اور لوگوں کے معاملات میں اصلاح نہ کرو گے۔ اللہ تمہاری ان باتوں کو سن اور جان رہا ہوتا ہے۔ (224)

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ

تمہاری ان لغو قسموں پر اللہ گرفت نہیں کرتا البتہ اُن

بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝٢٢٥

قسموں پر مواخذہ کرتا ہے جو تم دل کے ارادہ سے کھاؤ (المائدۃ 89:5) اللہ حفاظت دینے والا اور بڑی بُردباری کا مالک ہے۔ (225)

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ
فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٢٦

جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا لیں، اُن کے لیے چار ماہ کی مُہلت ہے۔ اگر وہ اس مدّت کے اندر ان کی طرف رجوع کر لیں تو اللہ درگزر اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (226)

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٢٧

اور اگر وہ طلاق ہی دینے کا عزم کر لیں تو اللہ ہر بات کو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔ (227)

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۗ وَلَا
يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ
كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ
بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۗ وَلَهُنَّ مِثْلُ
الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ ع 28 7 12
دَرَجَةٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٢٢٨

طلاق یافتہ عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ اگر وہ اللہ کے احکام واقدار اور یومِ مکافات پر یقین رکھتی ہیں تو جو کچھ اللہ نے ان کی رحموں میں تخلیق کیا ہو، ان کے لیے جائز نہیں ہوگا کہ اُسے چھپائیں۔ اُن کے خاوند ان کو زوجیّت میں واپس لینے کے زیادہ حق دار ہیں اگر ان کا ارادہ باہمی اصلاح کا ہو۔ عورتوں کے حقوق بھی مردوں پر، دستور کے مطابق ویسے ہی ہیں جیسے مردوں کے اُن پر ہیں۔ البتہ مردوں کو اُن پر ایک درجہ فوقیت حاصل ہے۔ اور اللہ غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔ (228)

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ
بِاِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

طلاق دو مرتبہ کی ہے جس میں عدّت کے دوران پھر نکاح کیا جا سکتا ہے۔ یا تو مسلّمہ اصولوں کے مطابق عورت کو

شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

زوجیّت میں رکھ لینا ہے یا حسن کارانہ انداز سے قیدِ نکاح سے آزاد کر دینا ہے۔تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم جو کچھ عورتوں کو دے چکے ہو،اس میں سے کچھ واپس لے لو تا کہ تم دونو اس بات سے خوف کھاؤ کہ اس طرح تم کہیں اللہ کی قانون شکنی نہ کر بیٹھو۔پھر اگر تم دونو کو خدشہ ہو کہ اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکو گے تو دونو پر کوئی حرج نہیں کہ بیوی خاوند کو کچھ دے کر معاہدۂ نکاح سے آزاد ہو جائے۔ یہ اللہ کے قوانین کی حدود ہیں،ان سے تجاوز نہ کیا کرو۔ جو کوئی ان سے تجاوز کرے گا تو ایسے ہی لوگ حدود شکن ہیں۔(229)

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

پھر وہ اُسے تیسری مرتبہ طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اُسکے لیے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے۔اگر وہ بھی اُسے طلاق دے دے تو ان دونو پر کوئی حرج نہیں کہ وہ پھر رجوع کر کے نکاح کر لیں اگر اُنہیں یقین ہو کہ وہ اللہ کی قائم کردہ حدود کو قائم رکھ سکیں گے۔ یہ اللہ کی حدود limitations ہیں جو ان کے لیے بیان کر دی گئی ہیں جو ان کی مصلحتوں کو سمجھتے ہیں۔(230)

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ

جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ مدّتِ عدّت پوری کر لیں تو اُنہیں قاعدے کے مطابق،زوجیّت میں رکھ لو یا قاعدے کے مطابق معاہدۂ نکاح سے آزاد

29 ع 3 13 الثلثة

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۚ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۗ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾

کردو۔ انہیں اس لیے نہ روکو کہ انہیں تکلیف دینے کی غرض سے حدود فراموشی پہ اُتر آ ؤ۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ اپنی ذات کا نقصان کرلے گا۔ اور اللہ کی آیات کو مذاق نہ سمجھو، انہیں Lightly نہ لیا کرو۔ یاد کرو اللہ کے فضل وکرم اور کتاب کو جو تمہیں عطا کی گئی ہے اور اُس کی غرض و غایت Philosophy کو جس کے ذریعے وہ نتائج وعواقب سے تمہیں متنبّہ کرتا رہتا ہے، اُسے نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دو اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو۔ تمہارے علم میں یہ حقیقت رہے کہ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔ (231)

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ
ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ۗ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدّتِ عدّت پوری کرلیں تو اُن کو اس لیے تنگ کرکے نہ روکو کہ وہ، ذوق اور مزاج کی ہم آہنگی کے حامل مردوں سے نکاح کرلیں جن سے وہ قاعدے کے مطابق باہم رضامند ہوں۔ یہ نصیحت تم میں سے اس شخص کے لیے ہے جو اللہ پر اور اُخروی زندگی کے قانونِ مکافاتِ عمل پر یقین رکھتا ہو۔ اس میں تمہاری زندگی میں پاکیزگی اور بالیدگیٔ ذات کی بات ہے۔ اللہ ان قوانین کی حقّانیّت کو جانتا ہے، تم نہیں جانتے۔ (232)

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ
اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۗ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ

اور مائیں اُس شخص کی خاطر اپنے بچّوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں جو دودھ پلانے کی مدّت پوری کرنا

وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ
لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَعَلَي
الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ۝۲۳۳

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۲۳۴

چاہے، اور ان عورتوں کے رزق اور لباس کا مسلّمہ دستور کے مطابق مہیّا کرنا والد کے ذمّے ہے۔ کسی شخص کو اس کی ہمّت و وسعت سے زیادہ مُکلّف نہیں کیا جاتا۔ نہ تو بچّے کے باعث ماں کو کوئی تکلیف پہنچائی جائے اور نہ باپ کو بچّے کی وجہ سے۔ اور باپ کے وفات پا جانے کی صورت میں وارث، سرپرست پر بھی اسی نوع کی ذمہ داری ہے۔ اگر میاں بیوی دونو، باہمی مشاورت اور رضامندی سے بچّے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو اُن کے لیے کوئی حرج نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کے لیے کسی اور دودھ پلانے والی کا انتظام کرنا چاہو تو تم پر کوئی حرج نہیں بشرطیکہ دودھ پلانے والی کو طے کردہ حق، قاعدے کے مطابق پورا پورا ادا کر دو (الطلاق 65:6،7) اور اللہ کے قوانین و احکام کو ہر لحظہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھو اور جان رکھو کہ اللہ کی تمہارے اعمال پر نگاہ ہے۔ (233)

تم میں سے جو بیویاں چھوڑ کر فوت ہو جائیں تو بیویوں کو چاہیے کہ چار ماہ اور دس دن اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں۔ پھر جب وہ اپنی عدّت کی مدّت پوری کر لیں تو، اے افرادِ معاشرہ! تم پر کوئی الزام نہیں اگر وہ، قاعدے کے مطابق اپنے بارے میں کوئی فیصلہ کریں۔ اللہ تمہارے سب اعمال کی خبر رکھنے والا ہے۔ (234)

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ
اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ
وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ؕ
وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ 30
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ع ۝ 4 14

اور کوئی حرج نہیں اگر تم عدّت کے دوران کنائیوں، اشاروں سے عورتوں تک نکاح کا پیغام پہنچا دو یا اپنے دل میں پوشیدہ رکھو۔ اللہ کو اس بات کا علم ہے کہ تمہیں ان سے نکاح کا خیال آئے گا! البتہ اُن سے نکاح کی بابت، پوشیدہ طور پر کوئی وعدہ نہ دو بجُز قاعدے دستور کے مطابق اُن سے بات کرو اور نکاح کا پختہ عزم اُس وقت تک نہ کرو جب تک عدّت کے بارے میں قانون کے تقاضے پورے نہ ہو جائیں اور جان رکھو کہ اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ لہٰذا، اُس کے قوانین کی خلاف ورزی سے محتاط رہو اور جان لو کہ اللہ غلط طرزِ عمل کے نقصانات سے حفاظت عطا کرنے والا ہے، وہ جلد گرفت کرنے والا نہیں، بڑا حلیم و برُدبار ہے۔ (235)

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ
تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ
قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا
عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

کوئی مضائقہ نہیں اگر تم اپنی عورتوں کو ایسی حالت میں طلاق دے دو جب تم نے انہیں چھوا نہ اُن کے لئے مہر مقرّر کیا ہو۔ البتہ انہیں ضرورت کا تھوڑا سا ساز و سامان دے دو، صاحبِ وسعت اپنی گنجائش کے مطابق اور تنگ دست اپنی حیثیّت کے مطابق۔ ضرورت کا یہ ساز و سامان مسلمہ قانون کے مطابق ہے، حُسن کارانہ سلوک کرنے والوں پر یہ واجب ہے۔ (236)

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا

اور اگر تم انہیں مقاربت سے قبل طلاق دے دو اور تم ان کیلئے مہر مقرّر کر چکے تھے تو مقررہ مہر کا نصف انہیں ادا

الَّذِیۡ بِیَدِهٖ عُقۡدَةُ النِّکَاحِ ؕ وَ اَنۡ تَعۡفُوۡۤا اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ؕ وَ لَا تَنۡسَوُا الۡفَضۡلَ بَیۡنَکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۲۳۷﴾

کرنا ہے ماسوائے اس کے کہ بیوی تمہیں وہ نصف چھوڑ دے یا طلاق کی گرہ مرد کھولنا چاہے تو اُسے پورا ہی مہر چھوڑ دے۔ اگر تم پورا ہی دے دو گے تو یہ اللہ کے قوانین سے مطابقت کے زیادہ قریب ہے۔ تم باہمی احسان و مراعات کو کبھی فراموش نہ کیا کرو۔ بیشک اللہ کو تمہارے سب اعمال کی بصیرت Insight حاصل ہے۔(237)

حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الۡوُسۡطٰی ٭ وَ قُوۡمُوۡا لِلّٰهِ قٰنِتِیۡنَ ﴿۲۳۸﴾

اپنی پوری شخصیّت کے کامل خضوع وخشوع سے سب نمازوں کی حفاظت کرو (المؤمنون 23: 2،9) بالخصوص صلوٰۃِ وُسطیٰ، صلوٰۃِ عصر کی۔ اور اپنی صلاحیتوں اور قوّتوں کو نہایت احتیاط اور استقامت سے محفوظ رکھتے ہوئے، اللہ کے قوانین کے مطابق صرف کیا کرو۔(238)

فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا اَوۡ رُکۡبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ فَاذۡکُرُوا اللّٰهَ کَمَا عَلَّمَکُمۡ مَّا لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۹﴾

اگر تم دشمن کی طرف سے حالتِ خوف میں ہو تو پیادہ یا سواری پر، اور امن کی حالت میں ہو تو بھی اللہ کے قوانین کو اپنے سامنے رکھو جیسا کہ تمہیں بتایا گیا ہے (النساء 103:4) جسے تم پہلے نہیں جانتے تھے۔(239)

وَ الَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَ یَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا ۚۖ وَّصِیَّةً لِّاَزۡوَاجِهِمۡ مَّتَاعًا اِلَی الۡحَوۡلِ غَیۡرَ اِخۡرَاجٍ ۚ فَاِنۡ خَرَجۡنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡ مَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِهِنَّ مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۲۴۰﴾

تم میں سے جو وفات پا جائیں اور پیچھے بیویاں چھوڑ رہے ہوں تو اپنی بیویوں کی خاطر وصیّت کر جائیں کہ اُنہیں ایک سال تک زندگی کا سامانِ ضرورت دیا جاتا رہے اور انہیں گھروں سے نہ نکالا جائے۔ اگر وہ خود گھر سے چلی

وَلِلۡمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ حَقًّا عَلَى الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۲۴۱﴾

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۴۲﴾ ع 31 7 15

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَهُمۡ اُلُوۡفٌ
حَذَرَ الۡمَوۡتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوۡتُوۡا ۚ ثُمَّ اَحۡيَاهُمۡ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا
يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۲۴۳﴾

وَقَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۴۴﴾

جائیں اور مسلّمہ قاعدے کے مطابق اپنے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کریں، اس کا تم پر کوئی الزام نہیں۔ اللہ کا قانون غالب اور مبنی برحکمت ہے۔(240)

اور طلاق یافتہ عورتوں کو عدّت کے دوران ضرورت کا سامانِ زندگی قاعدے کے مطابق مہیّا کرنا ان لوگوں کے لیے واجب ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں اللہ کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی سے محتاط رہتے ہیں۔(241)

اللہ اس انداز سے اپنی آیات واضح طور پر بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لے کر سمجھ سکو۔(242)

اے مخاطب! کیا تُو نے اُن لوگوں کے بارے میں غور نہیں کیا جو اپنے گھروں سے دشمن کے ساتھ مقابلہ پر موت کے خوف سے نکل کھڑے ہوئے اور وہ ہزاروں ہی تھے۔ تو اللہ نے کہا تمہیں مرنا ہی ہوگا۔ ہم اس طرح مصافِ زندگی میں بھاگنے والوں کی مدد نہیں کیا کرتے۔ پھر جب وہ اللہ کے احکام کے مطابق دشمن سے نبرد آزما ہوگئے تو اللہ نے انہیں حیاتِ نو عطا کی۔ اللہ ایسے انسانوں پر فضل واحسان فرمانے والا ہے، لیکن انسانوں کی اکثریت ممنونِ احسان نہیں ہوتی۔(243)

اور اللہ کے دین کے نظام کی خاطر جم کر لڑو اور جان لو کہ

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾

اللہ ہر بات کا سننے والا، علم رکھنے والا ہے۔ (244)

کون ہے جو اللہ کے دین کے نظام کو قرضِ حسنہ یعنی اُس کے لیے ہر نوع کی سعی و جُہد، جانی و مالی ایثار، بطیبِ خاطر پیش کرے (المائدۃ 5:12، الحدید 57:11،18، التغابن 64:17، المزمل 73:20) تو وہ اُسے، اس کے لیے بہترین نتائج کی صورت میں، کئی گنا بڑھا دے۔ نتائج میں تنگی اور کشائش و وسعت اللہ کے قانون کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ اور اُسی کے قانونِ مکافات کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ (245)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾

رکوع ۳۲

اے مخاطب! کیا تُو نے موسیٰ علیہ السّلام کے بعد، سرداران بنی اسرائیل کے متعلّق غور کیا جب انہوں نے اپنے نبی علیہ السّلام سے کہا کہ ہمارے لیے ایک کمان دار مقرّر کر دیجیے تا کہ ہم دین کے نظام کے استحکام کے لیے جنگ کریں۔ نبیؑ نے کہا کہ کچھ بعید نہیں کہ تمہیں جنگ کا حکم دیا جائے اور تم نہ لڑو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حال آں کہ ہم اور ہمارے آباء اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور اپنے بچّوں سے الگ کر دیے گئے تھے۔ پھر جب اُن پر جنگ واجب کر دی گئی تو ان میں سے ماسوائے ایک قلیل تعداد کے، سب اپنے عہد سے پھر گئے۔ اللہ قانون

شکنی اور نافرمانی کرنے والوں کو جانتا ہے۔(246)

وَقَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ بَعَثَ لَـكُمۡ طَالُوۡتَ مَلِكًا ‌ؕ
قَالُوۡٓا اَنّٰى يَكُوۡنُ لَهُ الۡمُلۡكُ عَلَيۡنَا وَنَحۡنُ اَحَقُّ بِالۡمُلۡكِ
مِنۡهُ وَلَمۡ يُؤۡتَ سَعَةً مِّنَ الۡمَالِ‌ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
اصۡطَفٰٮهُ عَلَيۡكُمۡ وَزَادَهٗ بَسۡطَةً فِى الۡعِلۡمِ وَالۡجِسۡمِ‌ؕ
وَاللّٰهُ يُؤۡتِىۡ مُلۡکَهٗ مَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۴۷﴾

اُن کے نبی نے انہیں بتایا کہ اللہ نے تمہارے لیے طالوت کو کمان دار مقرّر فرمایا ہے۔وہ بول اُٹھے کہ اُسے ہماری قیادت کیسے مل سکتی ہے حال آں کہ ہم اُس سے زیادہ قیادت کے حق دار ہیں۔اُسے مال و دولت میں بھی کوئی وسعت حاصل نہیں۔ نبی نے جواب دیا کہ اللہ نے تم پر اُسے ہی کمان دار منتخب فرمایا ہے۔اُسے تم سے زیادہ علم اور جسمانی طاقت عطا کی ہے اور اللہ یہ منصب اور اقتدار اُسے دیتا ہے جو اُسے قانون کے مطابق استحقاق کی بنا پر لینا چاہے۔ اللہ ہر بات کا جاننے والا اور کشادہ ظرفی کا مالک ہے۔(247)

وَقَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ اِنَّ اٰيَةَ مُلۡکِهٖۤ اَنۡ يَّاۡتِيَکُمُ التَّابُوۡتُ
فِيۡهِ سَكِيۡنَةٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوۡسٰى وَاٰلُ
هٰرُوۡنَ تَحۡمِلُهُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ ع 32 6 16
مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۲۴۸﴾

اُن کے نبی نے اُن کو بتایا کہ طالوت کے استحقاقِ اقتدار کی نشانی یہ ہوگی کہ تمہارے قلوب، تمہارے نشوونما دینے والے کی طرف سے اطمینان وسکون سے لبریز ہو جائیں گے۔اور یہ کہ وہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے پیروکاروں Followers کی علمی وراثت کا تمہیں وارث بنا دے گا ملائکہ، فرشتے جس کے حامل و محافظ ہوں گے۔ اگر تم آفاقی اقدار پر ایمان رکھتے ہو تو طالوت کی شخصیّت میں، تمہارے لیے صحیح انتخاب کی نشانی موجود ہے۔(248)

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوۡتُ بِالۡجُـنُوۡدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبۡتَلِيۡکُمۡ

پھر جب طالوت لشکر لے کر روانہ ہوا تو اُس نے اُنہیں

بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ
فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ
اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۗ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ
قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۗ قَالَ
الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ
غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾

کہا کہ اللہ یقیناً نہر کے حوالے سے تمہاری شخصیت پر تمہارے کنٹرول، ضبط اور استحکام کی آزمائش کرے گا۔ جس نے اس ندی سے پانی پی لیا، تو وہ میرے لشکر کا ساتھ دینے کا اہل نہ ہوگا اور جس نے حلق تر کرنے کی خاطر محض چلّو بھر پانی پیا تو وہ بلاشبہ میرا ساتھی ہے۔ تو اُن میں سے، سوائے ایک قلیل تعداد کے، سب نے پانی پی لیا۔ پھر جب طالوت اور اُس کے ساتھی اہلِ ایمان، آگے بڑھے تو کہنے لگے کہ آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر کے ساتھ لڑنے کی سکت نہیں۔ اُن لوگوں نے جو یقین رکھتے تھے کہ ایک روز اُنہیں اللہ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا ہے، کہا کہ کتنی بار ایسا ہوا ہے کہ اللہ کی تائید و نصرت سے ایک قلیل تعداد، ایک بڑی تعداد پر غالب آئی ہے اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ (249)

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ؕ

اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکر سے جنگ کے لیے سامنے آئے تو انہوں نے استدعا کی کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے دل استحکام سے لبریز فرما دے اور ہمارے پاؤں میں ثبات پیدا فرما دے اور مستقل اقدارِ وحی سے انکار کرنے والوں پر ہمیں فتح عطا فرما۔ (250)

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ
الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ

لہٰذا، انہوں نے اللہ کی نصرت کے باعث اُنہیں شکستِ فاش دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ

النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾

نے اُسے مملکت اور عدل و انصاف کے مطابق فیصلے
کرنے کی صلاحیّت وفراست عطا کی اور اُسے اپنی
مشیّت کے مطابق ،علمِ وحی بھی دیا۔ اگر اللہ اپنے قوانین
کی کارفرمائی سے، انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے
گروہ سے ہٹاتا نہ رہے تو زمین فساد زدہ ہو جائے
(الحج 40:22) لیکن اللہ، عالم انسانیّت کی سرفرازی،
تعمیر اور ترقی چاہنے والا ہے۔(251)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! یہ اللہ کی آیات ہیں۔ ہم
تجھے بذریعہ وحی دے رہے ہیں جو تمام رسولوں کو دی
گئیں (الحدید 25:57) اور تُو بھی اُنہی رسولوں میں
سے ایک ہے۔(252)

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ
مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ
وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾

الجزء 3 — وقف لازم — ع 33 5 1

یہ سلسلہ رُسُل ہے۔ ان میں سے بعض کو بعض پر،
ہمارے نزدیک،ان کے مشن کی وسعت Sphere of
activity (الانبیاء 107:21)، اور نتیجہ خیزی کے
لحاظ سے،فضیلت حاصل ہے۔ان میں سے بعض کے
ساتھ اللہ نے براہِ راست کلام فرمایا(النساء 164:4،
الاعراف 143:7،144،الشوریٰ 51:42)۔
بعض کے درجات بلند کیے۔عیسیٰ ابنِ مریم عَلَیہِ السّلام
کی واضح دلائل کے ساتھ مقدس وحی سے تائید ونصرت
فرمائی۔ اگر اللہ نے پابندِ مشیّت کیا ہوتا تو ان رسولوں
علیہم السّلام کے بعد لوگ، ان کے پاس واضح قوانین